REGD NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم پنجشنبہ
۲۸ ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۷ وفا ۱۳۳۷ ہش | ۱۷ جولائی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۶۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے آمدہ ۱۵ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ

تاحال درد نقرس کی تکلیف ہے

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۱۶ جولائی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ بخیریت ٹرینیڈاد پہنچ گئے

ٹرینیڈاڈ ۱۹ جولائی۔ مبلغ اسلام مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کے متعلق بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ اور ان کی اہلیہ صاحبہ لنڈن سے بخیر و عافیت ٹرینیڈاڈ پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور ان کی تبلیغی مساعی میں برکت ڈالے۔ (وکالت تبشیر)

برطانوی اور امریکی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم

لنڈن ۱۶ جولائی۔ لبنان کی حکومت نے برطانیہ فرانس اور امریکہ سے امداد کی جو اپیل کی ہے۔ اس پر امریکہ نے لبنان میں ۶ ہزار بحری فوج اتارنے کے علاوہ بعض اور قدم بھی اٹھائے ہیں۔ چنانچہ بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس میں بھی امریکی بحری بیڑوں کو ہوشیار کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح برطانیہ نے بھی اپنی بری اور بحری افواج کو پوری طرح ہوشیار کر دیا ہے۔ قبرص مشرقی افریقہ اور دوسرے مقامات پر جو برطانوی فوج ہے اسے بھی تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

(لطفی) کر سے متحدہ عرب جمہوریہ کے نمائندے عمر لطفی نے امریکہ برطانیہ اور لبنان کے الزامات کی تردید کی۔ اور کونسل کو خبردار کیا کہ امریکی فوجیں لبنان پہنچنے سے خطرناک صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ بعد میں سلامتی کونسل کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔

لبنان میں امریکی فوج پہنچنے کے خلاف حفاظتی کونسل کو روس کا شدید انتباہ

"اِن حالات میں روس خاموش تماشائی نہیں رہ سکتا" (سوویت)

نیویارک ۱۶ جولائی۔ روس نے اقوام متحدہ کو خبردار کیا ہے کہ لبنان میں امریکی بحری فوج کا اترنا جارحانہ کارروائی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایک اور عالمگیر جنگ چھڑ سکتی ہے۔ کل شام جب امریکہ کی درخواست پر سلامتی کونسل کا اجلاس شروع ہوا۔ تو روسی نمائندے مسٹر سوبولوف نے امریکی فوجوں کے لبنان پہنچنے کے خلاف روس کی طرف سے شدید ردّعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا ان حالات میں روس خاموش تماشائی نہیں رہ سکتا۔ دوران تقریر میں انہوں نے مطالبہ کیا کہ لبنان سے امریکی بحری فوج فوراً واپس بلالی جائے اور مشرق وسطیٰ کے داخلی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت نہ کی جائے۔ ورنہ اس کے نتائج خطرناک ہوں گے۔

حفاظتی کونسل کے اس اجلاس میں امریکہ کی طرف سے پیشکردہ ایک قرارداد پر غور کیا جائے گا۔ جس میں اقوام متحدہ پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ لبنان میں سخت کارروائی کرے۔ امریکی نمائندے مسٹر کیبٹ لاج نے لبنان میں فوجیں اتارنے کے متعلق کونسل کو امریکی اقدام سے مطلع کرتے ہوئے کہا امریکہ نے یہ اقدام لبنان میں مقیم امریکی باشندوں کی حفاظت کے پیش نظر کیا ہے۔ جونہی اقوام متحدہ کوئی سخت اقدام کر کے وہاں کے حالات کو قابو میں لے آئیگی امریکی فوجیں فوراً واپس بلالی جائیں گی۔ جو امریکی فوج وہاں بھیجی گئی ہے اسے حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اقوام متحدہ کے مبصروں سے رابطہ پیدا کرے اور حالات کو مزید خراب ہونے سے روکے۔ امریکی فوج وہاں حالات کو بگاڑنے اور دستمیں پیدا کرنے نہیں گئی ہے۔ وہاں جو مخدوش حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ اس کی کوشش ہوگی۔ کہ وہ دور ہو جائیں۔ اور قیام امن کی صورت نکل آئے۔ لبنان میں بغاوت کے بعد متحدہ عرب جمہوریہ کی طرف سے جنگی سامان کی ترسیل اور اسی قسم کی دوسری مداخلت میں بہت اضافہ ہوگیا ہے۔ اور حالات اس قدر خراب ہوگئے ہیں۔ کہ اگر اس وقت حالات کو سنبھالنے میں پس و پیش سے کام لیا گیا۔ تو ایک خوفناک جارحیت کا ساری دنیا میں سیلاب امڈ آئیگا۔ برطانوی نمائندے مسٹر پیرسن ڈکسن نے اپنی تقریر میں امریکی نمائندے کی پوری پوری تائید کی۔ لبنان کے نمائندے نے کہا متحدہ عرب جمہوریہ نے لبنان کے اندرونی معاملات میں زبردست مداخلت کی ہے وہاں سے کثرت سے سامان بھیجا گیا ہے نیز اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ حکومت لبنان کے خلاف اس قدر زہریلا پروپیگنڈا کیا گیا ہے۔ کہ جس کی وجہ سے صورت حال حکومت لبنان کے قابو سے باہر ہوگئی ہے۔ ان حالات میں اقوام متحدہ کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ جلد سخت اقدام

سابق وزیر اعظم ڈاکٹر فاضل جمالی بھی ہلاک کر دیئے گئے

شاہ فیصل کے متعلق ابھی کوئی یقینی اطلاع موصول نہیں ہوئی

واشنگٹن ۱۶ جولائی۔ کل اقوام متحدہ میں امریکی نمائندے مسٹر ہنری کیبٹ لاج نے سفارتی ذرائع سے موصول ہونے والی بعض اطلاعات کی بناء پر بتایا کہ عراق کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر فاضل جمالی قتل کر دیئے گئے ہیں۔ بعد میں ان کی لاش کو بغداد کی سڑکوں اور گلی کوچوں میں گھسیٹا گیا ۔۔۔ مزید برآں واشنگٹن کے سفارتی ذرائع سے جو خبریں ملی ہیں۔ ان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پرسوں روز ایک ہجوم نے شاہ فیصل کو قتل کر دیا تھا لیکن اس خبر کی ابھی تک باضابطہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی۔ اس لئے یہاں عام خیال یہی ہے۔ کہ ابھی اس بارے میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بغداد ریڈیو نے کل ایک دفعہ یہ خبر نشر کرنے کے بعد کہ وزیر اعظم نوری السعید دبچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ پھر اس ابتدائی خبر کا اعادہ کیا۔ کہ ایک ہجوم نے حملہ کر کے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
— مورخہ ۱۷ جولائی —

یہ اخلاق

جمعیۃ العلماء۔ اہل حدیث یا جماعت اسلامی کا نام سنکر آپ گھبرائیے نہیں شائد آپ کا خیال ہو کہ یہ جماعتیں کسی بہت اونچے اخلاقی منارہ سے آپ کو پکار رہی ہیں۔ یقین جانیئے کہ ان لوگوں کا اخلاق آپ سے کہیں پست ہے۔ آپ کو یہ لوگ عموماً بلا انتخاب کہکر مخاطب کرتے ہیں۔ یہ بات بھی پستیٔ اخلاق کی دلیل ہے۔ لیکن ہم آپ کو ان کا اخلاقی موقف پہچاننے کے لئے ایک نہایت آسان گر بتاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ جب یہ لوگ "جماعت احمدیہ" کے متعلق کوئی بات کہیں تو سمجھ لیجئے۔ کہ اس میں اول تو سو فیصدی ورنہ نوے فی صدی کذب کی ملونی ضرور ہوتی ہے۔ پھر آپ ان کے ترجمان اخبارات کی تحریرات کا ملاحظہ فرمائیں تو آپ دیکھیں گے کہ جہاں جماعت احمدیہ کا ذکر ہو۔ وہاں کذب کے علاوہ گالیوں سے مرصع عبارتیں آپ کو نظر آئیں گی۔ ایسی ایسی گالیاں عربی اور فارسی میں ایسی ایسی گالیاں کہ جن کو اگر آپ سمجھ لیں۔ تو ان لوگوں کو کبھی موںہہ نہ لگائیں۔

آئیے آپ کو ایک تازہ مثال سے روشناس کرائیں۔ چند دن ہوئے ان لوگوں نے جماعت احمدیہ کے برخلاف یہ بے بنیاد خبر شائع کی کہ شام میں متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر کرنل عبدالناصر نے جماعت احمدیہ کو غیر قانونی جماعت قرار دے دیا ہے۔ "الفضل" میں ہم نے اس کی وضاحت کردی اور بتایا کہ یہ خبر مبالغہ آمیز ہے چنانچہ معاصر نوائے وقت نے اپنی اشاعت ۲۶ جون ۱۹۵۸ء میں ہماری وضاحت کو اپنے سرنامے کے کالم میں شائع کرکے جمعیۃ العلماء والوں کو مخاطب کرکے لکھا کہ:

"چند روز قبل جمعیۃ العلمائے پاکستان نے لاہور میں ایک قرارداد منظور کی تھی جس میں صدر جمال عبدالناصر کو اس امر پر مبارکباد دی گئی تھی۔ کہ انہوں نے قادیانی فرقہ کو مصر و شام میں خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔

آج قادیانی فرقہ کے اخبار "الفضل" نے اپنے صفحہ اول پر لکھا ہے۔ کہ صدر ناصر نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا۔ البتہ شام میں قادیانی مرکز کے انچارج منیر الحصنی کی آبائی جائداد کے متعلق مدیر الاوقات نے یہ حکم ضرور دیا تھا کہ اسے مقفل کردیا جائے۔ مگر سپریم کورٹ میں اپیل کی گئی۔ تو اس نے حکم امتناعی جاری کردیا۔ اور جائداد غیر مقفل کردی گئی۔ اب مقدمہ چل رہا ہے۔

قادیانی اخبار نے لکھا ہے۔ کہ یہ بات سراسر غلط ہے۔ کہ کرنل ناصر نے مصر اور شام میں قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا ہے۔ حال ہی میں قادیانی مبلغ انچارج سید منیر الحصنی نے کرنل جمال عبدالناصر کو بعض کتابیں بھجوائی تھیں۔ جس پر کرنل ناصر صاحب نے نہ صرف ان کا شکریہ ادا کیا۔ بلکہ اس بات کا بھی اظہار کیا۔ کہ عوام بھی ان کتابوں سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ خط شام کے مشہور اخبار "صوت العرب" مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۵۸ء میں شائع ہوا ہے

یا تو جمعیۃ العلمائے اسلام کی قرارداد غلط اطلاع پر مبنی تھی یا الفضل جھوٹ بول رہا ہے۔ جمعیۃ العلمائے اسلام کو اخبار "صوت العرب" کا ۱۵ مئی ۱۹۵۸ء کا پرچہ منگا کر دیکھنا چاہیئے اگر واقعی صدر ناصر کا خط اس میں موجود ہے۔ تو پھر اپنی مبارکباد واپس لینی چاہیئے"
(نوائے وقت لاہور ۲۶ جون)

کئی دن کے انتظار کے بعد جب جمعیۃ العلماء نے کوئی نوٹس نہ لیا۔ تو ربوہ کے بشارت احمد صاحب بشیر نے ایک مراسلہ نوائے وقت میں شائع کرایا۔ جس میں اخبار "صوت العرب" کا تراشہ جس میں کرنل عبدالناصر کا مذکورہ بالا خط بھی شامل ہے شائع کروایا ہے اخبار "صوت العرب" کے تراشہ کی اصل عبارت اور اس کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ممثل الطائفة الاحمدية

يتلقى كتاباً رقيماً من سيادة

الرئيس جمال عبدالناصر

كان السيد منير الحصني ممثل الطائفة الاحمدية في دمشق أهدى سيادة الرئيس جمال عبدالناصر بعض الكتب الاحمدية فأجابه سيادته على هديته بما يلي:

بسم الله الرحمن الرحيم

رياسة الجمهورية

مكتب الرئيس

السيد منير الحصني الاحمدي

سورية

تحية طيبة وبعد

فأشكر لك اهداءك الي كتابيك «المودودي» في الميزان و «الشيخ الاكبر محي الدين بن عربي وبقاء النبوة» من تأليفك وكتاب «فلسفة الاصول الاسلامية» الذي قمت بنشره وأرجو ان ينتفع الناس بهذه الكتب القيمة.

وفقنا الله جميعاً وسدد خطانا

والله اكبر والعزة للعرب

القاهرة في ١١/٥/١٩٥٨

رئيس الجمهورية

جمال عبدالناصر

ترجمہ: جماعت احمدیہ کے نمائندے کے نام صدر جمال عبدالناصر کا خط

دمشق میں جماعت احمدیہ کے نمائندے السید منیر الحصنی نے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کی خدمت میں اپنی جماعت کی بعض کتب ارسال کی تھیں جس پر صدر موصوف نے مندرجہ ذیل جوابی خط بھجوایا ہے۔

"میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اپنی کتابیں المودودی فی المیزان اور شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی وبقاء النبوۃ بھجوائی ہیں۔ اور اسی طرح فلسفہ الاصول الاسلامیہ بھی جو آپ نے شائع کی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ عوام ان قابل قدر کتابوں سے فائدہ اٹھائیں گے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں راستی پر قائم رکھے۔

واللہ اکبر والعزۃ للعرب
القاہرہ فی ۱۱/۵/۱۹۵۸
رئیس الجمہوریہ
جمال عبدالناصر"

یہ مراسلہ مع تراشہ شائع کرکے "نوائے وقت" کے مدیر مراسلات نے یہ نوٹ لکھا کہ
"اگر جمعیۃ العلماء کا ماخذ قابل اعتماد ہوا۔ اور اسے اپنی اطلاع کی صحت پر اصرار ہوا۔ تو اس کا مراسلہ بھی خوشی سے انہی کالموں میں شائع کیا جائے گا۔ (مدیر مراسلات)
(نوائے وقت ۵ جون ۱۹۵۸ء)

"جمعیۃ العلماء" کو یہ چیلنج ہم نے نہیں دیا تھا۔ بلکہ نوائے وقت کے مدیر مراسلات نے دیا تھا۔ انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ "جمعیۃ العلماء" اس چیلنج کے مطابق اپنے "ماخذ" اور اس کے قابل اعتماد ہونے کا یقین دلاتی۔ لیکن جیسا کہ کہتے ہیں جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ یا جیسا کہ قرآن کریم نے بیت العنکبوت کی مثال دی ہے۔ جمعیۃ العلماء والے نوائے وقت کے مدیر مراسلات کے چیلنج کا جواب تو نہ دے سکے لیکن اپنے نو زائیدہ اخبار "ترجمان اسلام" کی اشاعت ۵ جولائی ۱۹۵۸ء میں جماعت احمدیہ کو شرعی اور غیر شرعی گالیوں سے سراسر ملو ایک "ہیجانی نامہ" بصورت اداریہ لکھ مارا ہے۔ اور اس طرح اپنے "اخلاق عالیہ" پر خود ہی سرچ لائٹ ڈال دی ہے۔

یہ ایک نفسیاتی اصول ہے کہ جب انسان ایک جھوٹ بولتا ہے۔ تو بعد میں اس جھوٹ کو چھپانے کے لئے اس کو جھوٹوں کی مالا پرونی پڑتی ہے۔ یہی حال جمعیۃ العلماء کے اس ترجمان کا ہے۔ کہ ایک جھوٹ تو خدا جانے کس نے گھڑ کر اس نے بول لیا تھا۔ اب جب محاسبہ ہونے لگا۔ تو اس کو اداریہ مذکورہ بالا کی صورت میں جھوٹوں کی مالا پرو کر اپنے گلے میں ڈالنی پڑ گئی ہے۔ چنانچہ پہلا جھوٹ یہ بولا ہے کہ

"ربوہ کے ایک مرزائی کا مراسلہ شائع ہوا۔ جس میں دمشق کے "مرزائی" اخبار صوت العرب کے حوالہ سے ..... الخ

(باقی دیکھیں صفحہ ۳)

انگلستان میں تبلیغ اسلام کے لئے احمدیہ مشن کی کامیاب مساعی

روٹری کلبوں میں امام صاحب مسجد لنڈن کی نہایت کامیاب تقاریر

(از مکرم میاں محمد عبد الوہاب صاحب متعلم امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لنڈن۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

(قسط نمبر ۳)

روٹری کلبوں میں تقاریر

روٹری کلب ایک عالمی کلب ہے۔ اور یہاں کی بہت اونچی قسم کی کلبوں میں گنی جاتی ہے۔ جس میں بڑے بڑے تاجر پیشہ لوگوں کے علاوہ فیکٹریوں کے ڈائریکٹر، پروفیسر اور تعلیمی و مذہبی اداروں کے ہیڈز کو ہی شامل کیا جاتا ہے۔ یہاں اس کلب میں مختلف تعلیمی و علمی باتوں پر مقالے وغیرہ پڑھے جاتے ہیں۔ وہاں مذہب اور فلسفہ کے متعلق بھی ان کے ممبروں کو روشناس کرانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ محترم امام صاحب مسجد لنڈن بھی لنڈن میں مسلمان اداروں کے صدر کی حیثیت سے اس کے ممبر ہیں۔ اور اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ان بڑے بڑے لوگوں تک بھی تبلیغ حق پہنچانے میں مصروف رہتے ہیں۔ اور اس کا اثر یہ ہو رہا ہے کہ وہ بڑے بڑے لوگ جو مذہب کو دماغی تفریح یا عام فلسفہ سے زیادہ وقعت نہیں دیتے اسلام کی سادہ اور عام فہم تعلیم کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

لنڈن روٹری کلب میں تقریر کا موقع ملنا نہایت مشکل امر ہوتا ہے۔ اور عرصہ دو سال کی کوشش کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس دفعہ گیارہ جون کو یہ موقع دیا کہ جناب امام صاحب اس کلب کو جسے تمام انگلستان میں سب سے بڑی کلب تسلیم کیا جاتا ہے خطاب کریں اور اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے لوگوں کو روشناس کرائیں۔

میں اس لحاظ سے اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے بھی امام صاحب کے ساتھ اس کلب میں جانے کا موقع ملا۔ یہاں نہ صرف سنٹرل لنڈن کے بڑے بڑے لوگ بلکہ انٹرنیشنل روٹری کلب کے بہت سے ممبر، بیرونی ممالک کے مہمان اور دوسری کلبوں کے رکن بھی شامل تھے بعد میں جناب صدر لنڈن روٹری کلب اور ایک اور روٹیرین نے جو امریکہ سے آئے تھے اور یہاں مہمان کے طور پر موجود تھے خط لکھے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

صدر روٹری کلب لنڈن کا مکتوب

نمبر ۲ کلیمنٹ اِن، سٹرینڈ، لنڈن
ڈبلیو۔ سی ۲

مکرمی امام صاحب

گذشتہ بدھ کے روز آپ سے ملاقات بہت خوشی اور مسرت کا موجب ہوئی۔ میں کلب کے جملہ ممبران کی طرف سے آپ کے انتہائی دلچسپ اور معلوماتی لیکچر پر جو آپ نے ہمارے کلب میں تشریف لا کر دیا نہایت درجہ خلوص کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں یقیناً آپ کے اس لیکچر سے ہمیں اسلام کے بنیادی اصولوں اور اعتقادات کا جو آپ کو بے حد عزیز ہیں صحیح اور مکمل تصور قائم کرنے میں بہت مدد ملی۔

میں آپ کا اس امر پر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے جماعت احمدیہ کے متعلق .... چھوٹی سی کتاب خود اپنے ہی پاس رکھنے اور اس سے استفادہ کرنے کی اجازت دی۔

احترام اور خیرسگالی کے جذبات کیساتھ
آپ کا مخلص
دستخط (پیلے۔ ڈبلیو۔ بیرل)
صدر روٹری کلب لنڈن

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محبوب حقیقی کی رضاء کے مقابلہ میں اولاد کی محبت کچھ حقیقت نہیں رکھتی

"یقیناً یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر ہماری اتنی اولاد ہو جس قدر درختوں کے تمام دنیا میں پتے ہیں اور وہ سب فوت ہو جائیں تو ان کا مرنا ہماری سچی اور حقیقی لذت اور راحت میں کچھ خلل انداز نہیں ہو سکتا۔ محبیت کی محبت میتت کی محبت سے اس قدر ہمارے دل پر زیادہ تر غالب ہے کہ اگر وہ محبوب حقیقی خوش ہو تو ہم خلیل اللہ کی طرح اپنے کسی پیارے بیٹے کو بدست خود ذبح کرنے کو تیار ہیں کیونکہ واقعی طور پر بجز اس ایک کے ہمارا کوئی پیارا نہیں جل شانہ، وعز اسمہ"

(حاشیہ تبلیغ رسالت۔ جلد اول صفحہ ۱۴۹)

مکتوب منجانب مسٹر لارنس ایل رابنسن از ہیڈ سٹو کیلیفورنیا امریکہ

(مسٹر ایل رابنسن امریکہ کی مشہور فرم "میسرز لارنس رابنسن اینڈ سنز" کے مالک ہیں)

جناب عالی! آپ نے پچھلے دنوں روٹری کلب میں جو لیکچر دیا تھا میں اس سے بے حد محظوظ ہوا۔ شاید آپ کو اب یاد نہ ہو میں نے تقریر کے بعد سٹیج پر آپ کے پاس آ کر اپنا تعارف کرایا تھا۔ اور آپ نے اپنا تعارفی کارڈ مجھے دیا تھا۔ میں اس خط کے ذریعہ آپ کے عمدہ لیکچر اور اس کے نفس مضمون کے بارے میں از راہ توصیف کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس سے میں بے حد مستفید ہوا ہوں۔ اس خط سے میری غرض یہ ہے کہ میں اس لیکچر کے متعلق اپنی پسندیدگی کا اظہار کروں۔

نیک خواہشات کے ساتھ
آپ کا
دستخط (لارنس رابنسن)

اس کے علاوہ محترمی مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن نے مندرجہ ذیل روٹری کلبز کو بھی خطاب کیا:۔

دسمبر ۱۹۵۷ء۔ روٹری کلب ساؤتھ گیٹ جس میں ۵۰ کے قریب روٹیرین شامل تھے صدر نے تقریر کی بہت تعریف کی۔

جنوری و فروری ۱۹۵۸ء:۔

(۱) Shoreditch
(۲) Stanies
(۳) Harringay

روٹری کلبز کو اسلام اور احمدیت کے موضوع پر خطاب کیا۔ حاضرین ۴۰۔۵۰ کی تھی۔ کلب کے صدر اور سیکرٹری نے مسجد میں آنے کا وعدہ کیا۔ حاضرین امام صاحب کی عیسائیت کے متعلق وسیع معلومات پر بہت متعجب ہوئے۔ اسلام کی سوشل تعلیمات کی حقانیت کو تسلیم کیا اور اقرار کیا کہ یہ اصول آجکل بین الاقوامی تعلیمات کے لئے رہنمائی کا کام کر سکتے ہیں۔ اسی طرح

۱۔ Feltham Rotary club
۲۔ Ealing " "
۳۔ Shepherd's Bush " "

کو بھی اسلام اور احمدیت پر خطاب کیا گیا اور حاضرین نے تقاریر کو بہت سراہا۔

جناب امام صاحب مسجد لنڈن۔ خاکسار میاں محمد عبد الوہاب اور چوہدری اشرف صاحب و میاں مظفر احمد صاحب کے ہمراہ Norwood Church میں عیسائیوں کی دعوت پر وہاں تشریف لے گئے۔

اور اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کرتے ہوئے اسلامی اصولوں کی فضیلت اور اسلام کی سادہ اور عام فہم تعلیم پر مدلل تقریر کی۔ بعد ازاں حاضرین نے سوالات کئے اور اسلام میں عورتوں کے حقوق اور پردہ پر بحث ہوتی رہی۔

مکرمی سید عبد السلام صاحب نے ایک گرجہ میں اسلام پر ایک مقالہ پڑھا۔ اس موقع پر جناب عبد العزیز دین صاحب اور میر صاحب اشرف صاحب بھی میرے ہمراہ تھے۔ گرجہ کے سیکرٹری صاحب نے شکریہ کے خط میں اس تقریر کی بہت تعریف کی۔ سوالات کے وقفہ میں حاضرین نے مزید اسلامی تعلیمات پر بحث کی اور مسیح ناصری علیہ السلام کی بعثت پر گفتگو ہوتی رہی۔

نیز میں مندرجہ ذیل روٹری کلبز کو امام صاحب نے خطاب کیا اور ہر جگہ سوالات کے وقفہ میں اسلام اور عیسائیت کا جائزہ دیتے ہوئے اسلامی اصولوں کی فضیلت کو ظاہر کیا۔ بعد ازاں بہت سے خواہشمند حاضرین کو لٹریچر بھی بھیجا گیا۔

Rotary Club of Chelsea
" " Hampstead
" " Stepney
" " Egl-am

پاکستان سوسائٹی لنڈن کی سالانہ میٹنگ میں امام صاحب نے سیکرٹری صاحب اور سیز لیگ کی دعوت پر شمولیت کی اور انتخابات میں حصہ لیا۔

مکرمی مولود احمد صاحب نے
Jewish Christian Muslim Friendship Association
کی میٹنگ میں شمولیت کی۔ یہ میٹنگ یہودی لبرل فرقہ کے گرجہ میں ہوئی۔ لارڈ بر ڈ ووڈ نے اس کی صدارت کی۔

وانڈز ورتھ کے میئر کے الیکشن میں امام صاحب اور صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب پرنسپل احمدیہ کالج کماسی نے شرکت کی۔ اس موقع پر جناب مولود احمد خان صاحب نے میئر کو تقرر پر مسجد کی طرف سے مبارکباد دی۔ اور میئر صاحب نے بھی جواباً عید الاضحیٰ پر مسجد میں آنے کا وعدہ کرتے ہوئے مسجد کی تاریخ اور اس کی اہمیت کو دہرایا۔ اور ... میں اس کی خاص اہمیت کا اقرار کیا۔ (باقی)

چندہ تعمیر انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کے مخلص اراکین سے اپیل

از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ

اللہ تعالےٰ کا بے انتہا فضل اور اس کا احسان ہے۔ کہ اس نے انصار اللہ کی تنظیم میں برکت دی اور اس کے جواں ہمت ممبران کو اس امر کی توفیق عطا فرمائی۔ کہ انہوں نے ہر قسم کی قربانی سے کام لیتے ہوئے تھوڑے عرصہ کے اندر اندر اپنے دفتر کی ایسی شاندار عمارت کھڑی کر دی۔ جو ہر دیکھنے والے کو زبانِ حال سے انصار اللہ کی زندگی ان کے جذبۂ ایثار اور ان کے تعاون باہمی کا ثبوت بہم پہنچا رہی ہے اور بتا رہی ہے۔ کہ زندہ قومیں ہمیشہ اپنے مرکز سے وابستہ رہتیں اور اس کے قیام و استحکام کے لئے کسی قسم کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کیا کرتیں۔ چنانچہ وہ احباب جنہیں گذشتہ سال انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کا فخر حاصل ہوا ہے وہ ذاتی طور پر بھی جانتے ہیں کہ ان کے لئے یہ امر کس قدر مسرت و انبساط کا موجب ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ نے انہیں اپنے ہی دفتر کے وسیع میدان میں جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کی زبانیں خدا تعالےٰ کے اس احسان کے ذکر سے تر تھیں اور ان کی پیشانیاں خدا تعالےٰ کے حضور سجدۂ شکر بجا لانے کے لئے جھکی ہوئی تھیں۔ ایک پُر کیف اور وجد آفرین روحانی فضاء میں انہوں نے اپنے اوقات بسر کئے اور وہ خدا تعالےٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اور پہلے سے بھی زیادہ قربانیوں پر آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ بیشک جہاں تک خوشی اور مسرت کا سوال ہے۔ دفتر انصار اللہ کی تعمیر پر مجلس انصار اللہ کے ہر فرد کا خوش ہونا ایک طبعی امر ہے۔ لیکن اس خوشی کے زیادہ تر مستحق وہ مخلصین ہیں جنہوں نے اس عمارت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سو سو روپیہ کے عطیہ جات پیش کئے اور اس طرح ان کے عطایا جو ایک بیج کی شکل رکھتے تھے ایک بلند و بالا عمارت کی شکل میں رونما ہو گئے جو اس دنیا میں بھی ان کے نام کے بقا کا ایک ذریعہ ہوگی۔ اور آخرت میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کو جو ثواب ملے گا۔ اس کا تو اندازہ بھی اس دنیا میں نہیں لگایا جا سکتا۔ مگر جہاں مخلصین جماعت کا یہ تعاون انتہائی خوش آئند ہے اور مجلس انصار اللہ ان کے اس جذبۂ ایثار کی قدر کرتے ہوئے انہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء کہتی ہے۔ وہاں نہایت افسوس کے ساتھ یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ ابھی انصار اللہ میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس نے ابھی تک اس نیک کام کی طرف توجہ نہیں کی ایسے احباب سے درخواست ہے کہ وہ ایسے کارِ خیر کی طرف فوری متوجہ ہوں۔ اور ایک مہینہ کے اندر اندر دنیاوی مال کو اس قابل بنا دیں۔ کہ وہ بڑے فخر سے یہ اعلان کر سکے کہ **نحن انصار اللہ** کہنے والے افراد نے اپنے مرکزی دفتر کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے تمام ضروری اخراجات مہیا کر دئے ہیں۔

آپ جانتے ہیں۔ کہ ہم بالشان کام کا آغاز کر کے اسے انجام تک نہ پہنچانا پہلی کوششوں اور مساعی کو بھی ضائع کر دیتا ہے۔ اگر ایک عمارت کی چار دیواری تو موجود ہو مگر چھت نہ ہو تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس کی دیواریں بھی زیادہ دیر تک سلامت نہیں رہ سکتیں۔ اسی طرح اگر چھت بھی ہو لیکن فرش اور سیمنٹ وغیرہ کے لئے روپیہ نہ ہو۔ تب بھی عمارت خطرہ سے آزاد نہیں ہو سکتی۔ پس اب جب کہ انصار اللہ کے لئے ایک وسیع عمارت کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا ہے اور ان بنیادوں پر ایک نامکمل عمارت بھی بن چکی ہے اور اس عمارت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ آپ لوگوں کی پہلی کوششوں کے بھی اکارت چلے جانے کا خطرہ ہے۔ پس میں اس تحریک کے ذریعہ تمام صاحب استطاعت احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے خالی بالطبع ہو کر سوچیں کہ کیا انہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے؟ اور اگر ابھی تک انہوں نے اس میں حصہ نہ لیا ہو اور اللہ تعالےٰ نے انہیں اس امر کی توفیق عطا فرمائی ہو۔ کہ وہ صرف ایک سو روپیہ کا عطیہ پیش کر کے ایک دائمی ثواب میں حصہ لے سکیں۔ تو اپنی اولین فرصت میں اپنے گرانقدر وعدوں سے قیادت مال کو اطلاع دیں۔ اور اگر ہو سکے تو روپیہ بھی فوری طور پر بھجوانے کا انتظام کریں۔ اسی طرح وہ دوست جنہوں نے میری تحریک پر وعدہ تو کیا تھا۔ مگر ابھی تک انہوں نے اپنی رقوم نہیں بھجوائیں۔ ان کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے وعدوں کا جلد ایفا کریں۔ اب مزید التواء اور تاخیر ناقابل برداشت ہے۔ عمارت کا جلد مکمل ہونا ضروری ہے۔ اور اس کی تکمیل اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ جب آپ لوگ اپنے وعدوں کو پورا کرنے کا فکر کریں۔

میں اس اعلان کے ذریعہ سیکرٹریان مال انصار اللہ کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ایک ایک فرد کے پاس جائیں اور دفتر انصار اللہ کی زیرِ تعمیر عمارت کی تکمیل کے لئے ان سے چندہ وصول کریں۔ مجلس شوریٰ انصار اللہ کے فیصلہ کے مطابق انصار اللہ کے ہر رکن سے اس غرض کے لئے ایک ایک روپیہ سالانہ چندہ لیا جانا ضروری ہے اور اگر کوئی رکن اس سے زیادہ دینا چاہے۔ تو اس سے زیادہ بھی لیا جانے۔ کیونکہ نیکی کی راہ میں اگر کوئی مسابقت اختیار کرنا چاہے تو اسے کوئی شخص روکنے کا مجاز نہیں۔ بلکہ اس کی یہ نیکی دوسروں کے لئے بھی آگے قدم بڑھانے کا محرک ہو سکتی ہے۔ بہرحال انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر کی عمارت ابھی تکمیل کے لئے مزید اخراجات چاہتی ہے۔ جن کا فوری طور پر مہیا کیا جانا ضروری ہے۔ پس میں تمام انصار اللہ کے اراکین اور صاحب استطاعت احباب سے مخلصانہ تعاون کی اپیل کرتا ہوں اور ان سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے اخراجات میں کمی کر کے بھی سلسلہ کی اس اہم ضرورت کو پورا کریں گے اور وہ استیارہ میں اسی طرح مسابقت سے کام لیں گے۔ جو ہمیشہ سے ان کا طرۂ امتیاز چلی آ رہی ہے اس وقت تو آپ سے ایک معمولی قربانی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ ہم نے خدا تعالےٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کا نام بلند کرنے کے لئے بہت بڑی قربانیاں دینی ہیں پس آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے آگے بڑھیں اور وقت کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اپنے قدم اور بھی تیز کریں کہ ہنوز منزل دور ہے۔ ہم ایک اولو العزم موعود کے عہد زریں میں سے گذر رہے ہیں اور ہم نے اپنی قربانیوں سے ان مٹ نقوش زمانہ کی تاریخ پر ثبت کرتے ہیں آئندہ آنیوالی نسلیں آپ کے نمونہ کو ہی مشعل راہ بنائیں گی اور آپ لوگوں کے نشانات قدم ہی ان کی رہنمائی کا موجب ہوں گے۔ پس آپ ان قربانیوں میں اولیت کا مقام حاصل کریں اور مزید یاددہانیوں کا انتظار کئے بغیر قیادت مال کو اپنے وعدوں سے جلد تر اطلاع دیں اور ماہوار رپورٹوں میں بھی التزاماً اس ذکر کو ملحوظ رکھیں کہ مرکزی دفتر کی عمارت کی تکمیل کے لئے آپ لوگوں کی مساعی کے کیا نتائج رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپکا حامی و ناصر ہو اور آپکے اموال میں برکت دے۔ اور آپ کے ارادوں کو بلند کرے اور آپ کی ہمتوں کو مضبوط بنائے۔ تا کہ جو عظیم الشان کام آپکے سپرد ہوا ہے اسے آپ باحسن وجوہ سر انجام دے سکیں۔ اور آپکی تنظیم ایسا نمونہ پیش کرے جو بنی نوع انسان کو بھی کام کرنے کا ... سکھائے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

خاکسار مرزا ناصر احمد نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ

درخواست دعا

عزیزم حبیب اللہ خان نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

(منظور احمد باجوہ نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ عنہ

(از مکرم مولوی عبد المغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم ابن حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ عنہ)

آٹھ سال اُدھر کی بات ہے دادا جان مرحوم (مولوی محمد فضل خان صاحب) کی لائبریری سے مجھے ایک فائل ملا جس پہ لکھا تھا "تذکرۃ الکرام" اس فائل میں بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی درج تھے اور بیشتر خود نوشت تھے۔ اس وقت اتنا شعور نہ تھا کہ ان کی اشاعت کا بندوبست کرتا اس لئے فائل دوبارہ لائبریری میں رکھ دیا گیا۔ گذشتہ برس جب دوبارہ فائل کی تلاش کی تو معلوم ہوا کہ بہت سے کاغذات ادھر اُدھر ہو چکے ہوئے ہیں۔ جو کاغذات مل سکے انہیں سوائے ایک آدھ مقام کی لفظی تبدیلی کے جوں کا توں شائع کروا رہا ہوں ۔۔۔ ان خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ ازالہ اوہام جلد دوم ص ۳۲۳-۳۴۴ طبع پنجم میں شائع شدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کے مطابق کہ آپ کے مبایعین کے حالات زندگی یکجا شائع کر دیئے جائیں۔ دادا جان نے ۲۸ جون سنہ ۱۹۳ء کے الفضل اور فاروق میں یہ تحریک کی کہ دوست اپنے حالات زندگی بھجوائیں۔ چنانچہ اس کے جواب میں بہت سے بزرگوں نے اپنے حالات بھجوائے۔ مگر نامعلوم کس وجہ سے یہ کتاب مرتب نہ ہو سکی۔ ان مضامین پر لکھے ہوئے نوٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب دو جلدوں میں شائع ہونی قرار پائی تھی ابتدائی صحابہ خصوصاً ۳۱۳ کے حالات پہلی جلد میں اور متاخرین کے دوسری جلد میں شامل کئے جانے تھے۔

(یحییٰ فضلی - جامعہ احمدیہ - ربوہ)

دادا صاحب مرحوم و مغفور مولوی برہان الدین صاحب ولد مولوی لیسین صاحب قوم ککے زئی سکنہ جہلم ۳ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء مطابق ۵ شوال سنہ ۱۳۲۳ھ بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح فوت ہوئے۔ جنازہ ۱/۲ ۴ بجے بعد دوپہر پڑھا گیا۔ اور جہلم شہر کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ آپ کی عمر بوقت وفات ۷۵ اور ۸۰ سال کے درمیان تھی۔ وفات سے پہلے الہام ہوا۔ انا کفینٰک المستھزئین

آپ کے کارناموں کے متعلق مختصراً عرض ہے کہ دہلی سے مولوی سید نذیر حسین صاحب صاحب سے فارغ التحصیل ہو کر جب آپ واپس آئے تو وزیر آباد، سیالکوٹ، گجرات اور جہلم کے اضلاع میں سب سے پہلے فرقہ اہلحدیث کی بنیاد آپ نے ہی رکھی۔ اور سنت و حدیث کو جاری کرنے اور رسم و رواج شرک و بدعت کا قلع قمع کرنے کے لئے سخت سے سخت تکالیف برداشت کیں۔ رات دن بحث و مباحثہ میں گذرتے بلکہ بعض دفعہ آپ اکیلے ایک طرف ہوتے اور تیس تیس۔ چالیس چالیس مولوی دوسری طرف اور مسلسل پندرہ پندرہ روز تک مباحثہ جاری رہتا۔ الحمد للہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو کامیاب کیا اور اہلحدیث کی خاصی جماعت تیار ہو گئی۔ اور وہاں پہلے کی سی تکالیف نہ رہیں۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی۔ مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی وغیرہ آپ کے شاگرد تھے۔ آپ نے حدیث کا درس جاری کیا تو ضلع ہزارہ تک کے عالم پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ آپ مجاہدین کی جماعت میں بھی شامل تھے اور تیراہ تک پیدل جہاد کرتے رہتے تھے۔ علاوہ بریں ہر وقت مسیح موعود کی تلاش میں رہتے تھے۔ چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ پہلے میں باولی والوں کے پاس گیا پھر گوٹھ والے بزرگ کے پاس گیا۔ پھر غزنی والے بزرگ کے پاس (مراد مولوی عبد اللہ شاہ غزنوی) اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آیا ہوں۔ اور اب اپنی مراد میں کامیاب ہوا ہوں۔ قادیان میں اگر آپ کو کوئی مولوی کہتا تو فرماتے۔ بھائی میں نے تو اب مرزا سے الحمد شریف آکر شروع کی ہے۔

آپ کے احمدی ہونے کا واقعہ یوں ہے کہ جب اہلحدیث کی کامیابی پہ تکالیف کسی حد تک رفع ہو گئیں تو انہیں دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چرچا ہوا۔ چنانچہ آپ پیدل چل کر حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے ہوشیارپور پہنچے اور ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام چھ ماہ کے روزے رکھنے کی غرض سے مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ اگرچہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ فی الحال میں آپ کی بیعت نہیں لیتا۔ کیونکہ ابھی مجھے اس کا حکم نہیں ہوا۔ مگر جناب والد صاحب نے آتے ہی سلسلہ کی تبلیغ شروع کر دی۔ بس پھر کیا تھا چاروں طرف مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی۔ کفر کے فتوے ڈھلنے لگے اور ادھر قدرت نے تو آپ کو پیدا ہی مجاہدات کے لئے کیا تھا۔ اس مخالفت سے آپ کے پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش نہ آئی اور آپ نے ان تمام تکالیف کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ رات دن بحث و مباحثہ اور درس و تدریس میں گذرتے۔ آپ عام زمینداروں کو یہ کہا کرتے تھے کہ علم نہ تم نے پہلے پڑھا تھا اور نہ اب پڑھا ہے۔ میرے کہنے پر تم اہلحدیث ہوئے اور تم نے مجھے کسی میدان میں شکست پاتے نہیں دیکھا۔ اب میں نے خوب سوچ سمجھ کر مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے۔ تم بے شک حضور کی بیعت کرو اور جہاں چاہو اور جس سے چاہو مباحثہ کروا لو۔ اگر میں ہار گیا تو تم بے شک چھوڑ جانا۔ اور اگر میدان اب بھی میرے ہاتھ میں رہا تو پھر تم کو کیا غم ہے۔ چنانچہ بے شمار آدمی آپ کے ذریعہ سلسلہ میں داخل ہوئے الحمد للہ علےٰ ذالک۔

آپ قرآن کریم اور احادیث دونوں کے حافظ تھے۔ علم مناظرہ۔ علم کلام۔ منطق اور علم طب کے ماہر تھے۔ آپ کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کی یاد میں مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ میری جماعت کے دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ اس پہ آپ نے فرمایا کہ ایک شہتیر مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ عنہ تھے۔ اور دوسرے مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ۔

جناب والد صاحب ۳۱۳ صحابہ میں شامل تھے۔ آپ صوفی مزاج تھے۔ حضرت صاحب علیہ السلام نے بارہا فرمایا۔ کہ میرے پاس چلے آؤ آپ کے یہاں رہنے سے مجھے آرام ہوتا ہے۔ مگر آپ کہا کرتے تھے کہ میں نالائق حضرت صاحب پہ اپنا بوجھ ڈالوں میرا یہ گوارا نہیں کر سکتا۔ البتہ ہر سال دو ماہ کے لئے قادیان میں مقیم ہو جاتے تھے۔

والد صاحب کی زندگی نہایت عسرت میں گذری۔ گھی ہمیں کئی مہینوں تک دیکھنے کو نہیں ملتا تھا۔ کبھی کبھار کچھ نقدی آجاتی تو تلوں کا تیل استعمال کرتے تھے۔ کیونکہ وہ سستا ہوتا ہے۔ گوشت کہیں سے ہدیۃً آجائے ورنہ دال پر ہی گذارہ تھا اور وہ بھی کچھ اس قسم کی پکتی تھی کہ نہ پکنے کے برابر ہوتی تھی۔ وجہ یہ تھی کہ مخالفت زوروں پر تھی۔ اس لئے کوئی شخص ہمارے نزدیک تک نہ پھٹکتا تھا۔ مسجد کی رکھوالی ہماری والدہ کیا کرتی تھیں۔ مسجد میں جھاڑو دیتیں۔ اپنے ہاتھ سے غسل خانے صاف کرتیں۔ خوش قسمتی سے مسجد کے صحن میں شہتوت تھا اس کے پتے جمع کرتیں اور میں شیشم کے سوکھے پتے باہر سے لاتا۔ یہ ہمارا ایندھن تھا۔ کیونکہ تنگدستی کے باعث ہم لکڑی خرید ہی نہیں سکتے تھے۔ کئی سال بعد مولوی مہر الدین صاحب نے جب ہمارے ہاں پڑھنے کے لئے آنا شروع کیا اور ایک عرصہ بعد انہیں ہماری اس تکلیف کا علم ہوا تو انہوں نے لالہ موسیٰ سے ہمارے لئے ڈھاک کی لکڑی بھجوانی شروع کی مگر والدہ صاحبہ نے کبھی اشارۃً و کنایۃً کسی سے اس تکلیف کا ذکر تک نہ کیا۔ آپ خود سوچ لیجئے کہ ان پتوں پر پکی ہوئی روٹی یا دال کیسے پک سکتی تھی۔ چنانچہ ہمارے ہاں یہ طریق تھا کہ پہلے دال کو بھون لیا جاتا۔ پھر اس کو چکی میں پیس لیتے اور پھر ہانڈی میں پانی ڈال کر بہت سے پتے جلا کر جوش دیتے اور پھر نمک مرچ ڈال کر اس میں پسی ہوئی دال کا سفوف ڈال کر ہلا دیتے۔ بس یہ ہماری دال تھی۔

ہاں یاد آیا کبھی کبھی سبزی بھی کھایا کرتے تھے مگر اس کا حال بھی سن لیجئے۔ باہر سے سبزی آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ شہتوت کی نازک کونپلیں اور بیری کے تازہ نازک پتے پکا کر کھاتے تھے یہ ہماری سبزی تھی۔

بس یہ تھی والد صاحب کی بسر اوقات کی مختصر روئداد اور یہ بالکل صحیح اور بلا مبالغہ واقعات ہیں۔ اس حال میں بھی ہم شاہنشاہ تھے۔ بعض دفعہ باہر تبلیغ کے لئے جانے اور فاقہ کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ کر تبلیغ کرتے کبھی پانی چائے کا ذکر تک نہ کیا۔ خدا جانے کس دل گردہ کے انسان تھے آپ ہی غور کریں۔ جس نے مہینوں تک گھی کی شکل تک نہ دیکھی۔ اور جو کبھی ملا تو تلوں کا تیل (گوشت۔ لکڑی۔ سبزی کا حال تو میں بتا ہی چکا ہوں) اس شخص کی ہمت کتنی قابل داد ہے۔ ہاں اللہ تعالےٰ کی ایک نعمت یعنی پانی بافراغت ملتا تھا۔

آپ نے اپنی تمام عمر میں اپنی جائیداد کتب خانہ تیار کیا جو ایک حد تک آج بھی بفضل خدا محفوظ ہے۔ جب سلسلہ نے ترقی کی تو خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری تنگدستی اور تکالیف ختم ہو گئیں۔

سب سے بڑی دولت جو آپ کے ذریعہ ہمارے اور جماعت کے حصہ میں آئی وہ جہلم شہر کی مسجد احمدیہ ہے۔ یہ ایک وسیع مسجد ہے اور خدا کے فضل سے شہر کی بڑی مسجدوں کے برابر ہے اور اب اس مسجد کا واحد مالک یہ خاکسار مبائع خادم ہے کسی غیر احمدی یا غیر مبائع کا اس میں کسی قسم کا کوئی حق نہیں۔ یہ مسجد دو دفعہ مخالفوں نے جلا دی۔ الحمد للہ آپ نے اسے دوبارہ بنوایا اور شہر کے کسی شخص سے کوئی رقم نہیں لی۔ البتہ افریقہ سے بعض احمدی دوستوں کے چندہ سے مسجد تعمیر کرائی۔

رنگون میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ

(از مکرم منیر احمد صاحب عارف مبلغ اسلام مقیم برما)

مورخہ ۳۰ جون کو یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا گیا جس میں احباب جماعت کی اکثریت نے شمولیت فرمائی۔ چونکہ ہمارے پاس جگہ کی تنگی ہے۔ مشن ہاؤس ابھی تک بنا نہیں۔ اس لئے وسیع پیمانے پر غیر مسلموں کو مدعو نہ کر سکے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارا مشن ہاؤس اور مسجد جس کی بنیاد رکھی جا چکی ہیں۔ جلدی پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ تاہم کثیر تعداد میں غیر مسلموں تک اسلامی تعلیم کو پہنچا سکیں۔ شام کو ساڑھے سات بجے جلسہ کی کاروائی شروع کی گئی۔ صدارت کے فرائض مکرم محترم ملک عبد اللہ خان صاحب امیر مقامی نے سر انجام دئے۔ مکرم حاجی سلطان احمد صاحب نے تلاوت قرآن پاک خوش الحانی سے فرمائی۔ اور مکرم کرم الٰہی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پڑھ کر سنائی۔

پہلی تقریر خاکسار کی تھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے عربوں کی حالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش۔ حلیہ۔ عادات۔ اخلاق۔ خشیت اللہ۔ غیرت دینی۔ دشمنوں سے حسن سلوک۔ آپ کا وقار۔ تحمل پر ایک گھنٹہ تک روشنی ڈالی۔

۲۔ دوسری تقریر مکرم ورسا اسماعیل صاحب کی برمی زبان میں تھی۔ جس میں انہوں نے مختصر طور پر بتایا کہ کس طرح آنحضرت صلعم ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔

۳۔ تیسری تقریر مکرم عبد الجبار صاحب نے تامل زبان میں فرمائی۔ جن کا موضوع آنحضرت صلعم کا دشمنوں سے حسن سلوک تھا۔ انہوں نے ان واقعات کو بیان فرمایا۔ جن میں آنحضرت صلعم نے اپنے جانی دشمنوں کے ساتھ نرمی اور محبت کا سلوک فرمایا۔

۴۔ چوتھی تقریر مکرم ایم اے عبد القادر صاحب نے فرمائی۔ انہوں نے تامل زبان میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی اس حدیث کا ذکر کیا۔ کہ جب آپ سے آنحضرت صلعم کے اخلاق کے بارے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ قرآن کریم کو پڑھ لو۔ آپکو آنحضرت کے اخلاق مکمل طور پر معلوم ہو جائیں گے۔

۵۔ پانچویں تقریر مکرم محمد علی صاحب نے فرمائی یہ بھی تامل زبان میں تھی۔ انہوں نے آنحضرت صلعم کے اسوۂ حسنہ کی متعدد مثالوں کا ذکر کیا۔ جو ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

جلسہ سے ایک دن قبل عید الاضحیہ کے موقعہ پر دو بھائی مکرم ٹی ایس ایم عبد القادر صاحب اور عبد الکریم صاحب بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے احباب جماعت ان نو احمدی بھائیوں کے لئے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔ اور دین اسلام کے سچے خادم بنائے۔ آمین

میٹرک کا امتحان دینے والے واقف زندگی طلبہ

ایسے واقف زندگی طلبہ جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ فوراً اپنے پتہ جات سے اطلاع دیں۔ اور نتیجہ نکلنے پر وکالت دیوان میں خود حاضر ہو جائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

مکرم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی بی اے انسپکٹر وقف جدید ربوہ و مکرم صوفی کریم بخش صاحب زیروی کریانہ مرچنٹ گول بازار ربوہ اور مکرم جمعدار صوفی رحیم بخش صاحب زیروی ڈھاکہ پسران میاں گوہر دین صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ ہماری والدہ محترمہ مسماۃ امام بی بی صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ مرحومہ کی زمین ایک کنال محلہ دار الرحمت ربوہ قطعہ نمبر ۲۲-۲۳ بلاک نمبر ۱۸ ہمارے نام منتقل کی جائے۔ کیونکہ ہمارے سوا مرحومہ کا اور کوئی وارث نہیں ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں بعد میں کوئی عذر نہ سنا جائے گا۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

محترم ملک غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات

جماعت احمدیہ قصور کی قرارداد تعزیت

بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ قصور کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت محترم خواجہ محمد عثمان صاحب سکرٹری مال منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل قرارداد تعزیت منظور کی گئی۔

محترم و مکرم ملک غلام محمد صاحب مالک سنٹرل فلور ملز کی مورخہ ۲۷/۶ کو بعد نماز عصر اچانک وفات پر جماعت احمدیہ قصور گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند ہونے کے علاوہ ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرتے۔ اور دوسروں کو نماز باجماعت کی تلقین فرمایا کرتے۔ موجودہ بڑھاپے میں سلسلہ کے لٹریچر کا سارا سارا دن مطالعہ ان کا محبوب شغل تھا۔ ان کی اولاد بفضل تعالیٰ لڑکوں لڑکیوں پوتوں اور پوتیوں پر مشتمل ہے۔ جو خدا کے فضل سے سب احمدی ہیں۔ غرباء اور مساکین کی پرورش ہمیشہ ان کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ کوئی سوالی کبھی ان کے دروازہ سے خالی جاتا نہیں دیکھا گیا۔

مرحوم صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ خاندان حضرت مسیح الموعود علیہ السلام سے والہانہ محبت رکھتے تھے خاص کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے تو گویا انہیں عشق تھا۔

جماعتی چندہ کی ادائیگی میں کبھی سستی نہیں کرتے تھے۔ اور کوئی ایسا جماعتی چندہ نہیں جس میں وہ حصہ نہ لیتے ہوں۔ ہر موقعہ پر ہر چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے علاوہ اگر کوئی دوست قصور آتا۔ تو وہ جتنا عرصہ قصور میں قیام کرتا۔ ہمیشہ مرحوم کے پاس ہی ٹھہرتا۔ اور آپ خواہ کتنا عرصہ کیوں نہ گزر جائے۔ پورا مہمان نوازی کا حق ادا کرتے۔ اور کوئی شکایت کا موقعہ نہ دیتے۔ جماعت احمدیہ قصور کے لئے ان کا وجود بڑا بابرکت ہونے کے علاوہ ایثار قربانی کا مجسمہ تھا۔

جماعت احمدیہ قصور متفقہ طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے۔ کہ مرحوم کو غریق رحمت فرما دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

(محمد صادق فاروقی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور)

اعلان نکاح

میرے لڑکے چوہدری عبد السمیع صاحب "خادم" بی۔کام کا نکاح عزیزہ شمیم شوکت صاحبہ ایم اے بنت عبد المالک خاں صاحب سابق سیکرٹری مال لاہور کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے مسجد دار الذکر میں مورخہ ۴ / جولائی ۱۹۵۸ء کو پڑھا

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک اور بابرکت کرے۔ (عبد الرحیم چوہدری۔ ایس۔ ڈی۔ او۔ (ریٹائرڈ) اسلامیہ پارک لاہور)

مجاہدین تحریک جدید سے خطاب

"بے شک یہ دن قحط کے ہیں مصائب کے ہیں آفات کے ہیں۔ مگر دین کی خدمت کرنے والا بھی تمہارے سوا کوئی نہیں"

"یاد رکھو اگر تم دین کے لئے قربانی کرو گے تو تم بھی زندہ رہو گے۔ کیونکہ جو شخص خدا تعالیٰ اور اس کے دین کے لئے قربانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے مرنے نہیں دیتا"

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے یہ ارشادات پڑھنے کے بعد امید ہے ہر مخلص مجاہد اپنی موعودہ رقم چندہ تحریک جدید سینکڑوں مجبوریوں کے باوجود جلد از جلد سو فیصدی ادا کرنے کا عزم صمیم کر لے گا۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید — ربوہ)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

"صوت العرب" ہرگز احمدیوں کا اخبار نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ذرا خیال فرمایئے کہ اگر بقول جمعیت العلماء "جماعت احمدیہ شام میں غیر قانونی قرار دی گئی ہے تو اس کو اپنا اخبار نکالنے کی اجازت کیسے مل گئی" الغرض "ترجمان اسلام" نے یہ جھوٹ بول کر اپنے پہلے جھوٹ کی بھی کہ جماعت احمدیہ کو غیر قانونی جماعت قرار دیا گیا ہے نادانستہ طور پر قلعی کھول دی ہے۔ دیکھا اللہ تعالیٰ جھوٹوں کو کس طرح رسوا کرتا ہے۔ اب ذرا "ترجمان اسلام" (برعکس نہند نام زنگی کافور) کی مندرجہ ذیل مدلل طویل عبارت ملاحظہ فرمایئے۔

"جو لوگ مرزائی پروپیگنڈے کی تکنیک سے واقف ہیں وہ اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں کہ دجل و تلبیس میں جو مہارت مرزائیوں کو حاصل ہے اس میں ان کا ہمسر نہیں۔ قارئین حضرات مراسلہ نگار کے تردیدی حوالہ کو بار بار پڑھ جائیں اور پورے غور و فکر کے بعد ہمیں یہ بتائیں کہ مرزائیوں کو خلاف قانون قرار دینے کی تردید کے ساتھ دو کتابوں کی ترسیل کا کیا تعلق ہے؟ قصہ یہ درپیش ہے کہ صدر ناصر نے جمہوریہ عرب میں مرزائی جماعت کو خلاف قانون قرار دے کر اس کے تمام دفاتر سربمہر کر دیئے ہیں۔ اس خبر کی تردید میں جو ثبوت فراہم کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ دمشق کے ایک مرزائی مبلغ نے صدر ناصر کے نام ۲ المعدود دی فی المیزان اور الشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی و بقاء النبوۃ دو کتابیں ارسال کیں۔ جنہیں صدر ناصر نے وصول کرتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا کہ

"آپ کی کتابیں مل گئی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ لوگ ان کتابوں سے فائدہ اٹھائیں گے"

ذرا غور فرمایئے کہ مرزائی حضرات نے حقیقت پر پردہ ڈالنے کے لئے کس طرح دجل و تلبیس سے کام لیا ہے۔ جن لوگوں کو سرکاری نظم کار سے تھوڑی سی بھی واقفیت حاصل ہے وہ جانتے ہیں کہ جب کسی سربراہ مملکت کے نام اس قسم کی چیزیں ارسال کی جاتی ہیں۔ تو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب وصول کرنے کے بعد سربراہ مملکت کی طرف سے شکریہ کے چند جملے لکھنے کے اخلاقی طور پر پابند ہوتے ہیں۔ ان الفاظ سے یہ رائے قائم کرنا کہ سربراہ مملکت نے پوری جماعت کے متعلق اچھی رائے کا اظہار کیا ہے۔ جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟ پھر جو کتابیں ارسال کی گئی ہیں ان میں ایک "موود دنا ترازو میں" اور دوسری "شیخ اکبر محی الدین ابن عربی اور بقائے نبوت" کے نام سے ہیں ان کتابوں میں کیا بحث ہوگی وہ نام سے ظاہر ہے۔

دنیا کا کوئی سربراہ مملکت کتابیں وصول کر کے ہدیہ تشکر کے طور پر اگر چند جملے اس کے حق میں کہہ دے اور وہ پوری جماعت کے متعلق ایک دلیل بن سکتے ہیں تو پھر مرزائی حضرات کا صدر آئزن ہاور کے متعلق کیا خیال ہے؟ جب صدر امریکہ کی خدمت اقدس میں پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان نے مرزا غلام احمد کی بعض تصانیف اور مرزائیوں کے مترجم قرآن مجید کا ایک نسخہ پیش کیا تھا اور کتابوں کا یہ ہدیہ قبول کرتے ہوئے صدر آئزن ہاور نے نہ صرف چوہدری ظفر اللہ خان کا شکریہ ادا کیا بلکہ یہ فرمایا تھا کہ

"میں امید کرتا ہوں کہ امریکہ کے لوگ ان کتابوں سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے"۔

کیا صدر آئزن ہاور کے ان جملوں سے ہم یہ نتیجہ اخذ کریں کہ نہ صرف صدر امریکہ نے مرزائیت قبول کر لی ہے بلکہ وہاں کے تمام باشندے مرزائی ہو گئے ہیں۔۔۔ خدا کے لئے عقل و خرد کے ناخن لیجئے! اور اس دور ترقی میں لوگوں کو بے وقوف بنانے کی سعی نہ فرمایئے"

(ترجمان الاسلام ۸ جولائی ۱۹۶۱ صفحہ ۲)

ہم نے اس ساری مدلل عبارت کو شائع کر کے الفضل کا کالم اسلئے سیاہ کیا ہے تاکہ قارئین کرام خود دیکھ لیں کہ دجل و تلبیس کا کون مرتکب ہو رہا ہے۔ اس ساری عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ

چونکہ احمدیوں کا لٹریچر اس کی قوم احمدی نہیں ہوں، کرنل عبد ناصر کا احمدیہ لٹریچر قبول کرنا یہ ثابت نہیں کرتا کہ شام و مصر میں جماعت احمدیہ کو غیر قانونی نہیں قرار دیا گیا۔ (سبحان اللہ! کیا لاجواب استدلال ہے)

اس کو کہتے ہیں مار دوں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔ یہ لوگ ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ ہم ہی قرآن و حدیث کو سمجھ سکتے ہیں اور کسی کو انہیں سمجھنے کا حق نہیں۔ ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ اتنی موٹی بات بھی سمجھ میں نہیں آ سکتی کہ جو شخص کسی جماعت کو غیر قانونی قرار دیتا ہے۔ وہ ہوش و حواس قائم رکھتے ہوئے کس طرح اس جماعت کا لٹریچر نہ صرف خود قبول کرتا ہے بلکہ یہ بھی لکھتا ہے کہ

"میں امید کرتا ہوں لوگ ان کتابوں سے فائدہ اٹھائیں گے"۔

گویا صدر متحدہ جمہوریہ عرب کو اتنی بھی عقل نہیں ہے۔ جتنی کہ جمعیت العلماء کے دانشوروں کو ہے کہ وہ "الفضل" تک بھی لوگوں کو نہیں پڑھنے دیتے لیکن صدر متحدہ جمہوریہ عرب نعوذ باللہ اتنا کم عقل ہے کہ لوگوں سے کہتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہے تو غیر قانونی جماعت مگر اس کا لٹریچر خوب پڑھو (باقی)

گمشدہ

عزیزم بشیر احمد شاہ کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ آٹھ یوم کی رخصت پر گھر ٹوبکی ضلع گجرات گئے تھے مگر ابھی تک واپس نہیں آئے وہ خود اگر یہ سطور پڑھیں تو انہیں چاہیئے کہ فوراً اپنی خیریت سے اطلاع دیں اور ربوہ پہنچ جائیں

فیاض محمد خان کرمانی از ربوہ

انٹرنیشنل فرینڈشپ لیگ کراچی

کراچی میں ایک انٹرنیشنل فرینڈشپ لیگ معرض وجود میں آئی ہے تاکہ اقوام عالم کو دوستی کے رشتہ میں منسلک کر کے اس عالم کے مقصد عظیم کو تقویت پہنچائے اور سب قوموں میں محبت اور اخوت کے جذبات کو ترویج دے۔ اس مقصد کا حصول قلمی دوستی اور مختلف مشاغل۔ آرٹ کلچر اور لٹریچر پر تبادلہ خیالات کے ذریعہ ہوگا۔

طلباء و معاشرتی ادارے سیکرٹری جنرل انٹرنیشنل فرینڈشپ لیگ۔ ۱۱۔ لطیف بلڈنگ آرام باغ روڈ کراچی سے رجوع فرمائیں۔ (پراسپکٹس لینے کیلئے جوابی لفافہ یا ٹکٹ ۱۰ آنہ ضروری ہے) (امین الرشید ہاشمی جنرل سیکرٹری)

موڑہ جہاری سے ۵ اور رضاکار سرحد پار کر گئے

راولپنڈی ۱۵ر جولائی۔ سید نعمت اللہ شاہ کی زیر قیادت آج سات اور رضاکار خط متارکہ جنگ پار کرنے میں کامیاب ہو گئے

دریں اثناء دھیر کوٹ سے ۱۳۳ رضاکاروں کے ایک دستہ پر زبردست لاٹھی چارج کی اطلاع ملی ہے۔ جس میں ایک سو اکیس رضاکار مجروح ہوئے۔ جن میں سے پندرہ کی حالت نازک ہے۔

تین سو تیرہ رضاکاروں کے متذکرہ دستے کی قیادت غازی محمد اسمٰعیل کر رہے تھے۔ جب یہ دستہ دھیر کوٹ سے جنگل میں پہنچا۔ تو پولیس نے اسے گھیر لیا۔ اور ٹرکوں میں بٹھانا چاہا۔ رضاکاروں کے انکار پر پولیس نے لاٹھی چارج شروع کر دیا۔ جس میں ایک سو اکیس رضاکار زخمی ہوئے۔

کھوئی رٹہ (میرپور) سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں سے پندرہ رضاکار سرحد کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن پولیس نے تعاقب کر کے انہیں گرفتار کر لیا۔ ان رضاکاروں کی قیادت ظفر اقبال اور عبد المجید کر رہے تھے۔

مری میں محمد شفیع عباسی کی زیر قیادت بیس رضاکاروں کا ایک دستہ گرفتار کر لیا گیا۔ اور ان رضاکاروں کو مختلف مقامات پر پہنچا دیا گیا۔ مظفر آباد میں خواتین لبریشن کمیٹی کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ بہتر خواتین کو سرحد پار کرنے کے لئے بھیجا جائے گا۔

بہاول پور میں راشننگ

فورٹ عباس ۱۵ر جولائی بہاولپور ڈویژن کے دو اور قصبات چنن آباد اور میکلوڈ گنج میں اناج کی راشن بندی کا اجرا کیا جائے گا اس کا مقصد گندم کی قیمتوں کو معمول پر لانا ہے جو گذشتہ مئی اور جون میں ضلع بہاولنگر کی صادقیہ اور فورڈواہ نہروں میں پانی کی بندش کے بعد چڑھ گئی ہیں محکمہ خوراک نے خانپور میں گندم کی کمی دکاں معمولی جہاں پچھلے ماہ گندم کے نرخوں میں دو روپے من کا اضافہ ہو گیا کمشنر نے محکمہ خوراک کے مقامی افسروں کو ڈویژن میں ہر جگہ گندم کی قیمتوں میں اضافہ کے رجحان پر کڑی نظر رکھنے اور ان مقامات پر راشن کے ڈپو کھولنے کی تیاریاں کرنے کی ہدایت کی ہے

امریکی بحری فوج لبنان میں اتر گئی

برطانیہ کی طرف سے امریکی اقدام کی مکمل حمایت

بیروت ۱۶ جولائی۔ لبنان کے صدر مسٹر کمیل شمعون کی درخواست پر پانچ ہزار امریکی فوج لبنان میں اتر گئی ہے۔ صدر آئزن ہاور نے سرکاری اعلان میں کہا ہے کہ یہ امریکی فوج لبنان کی سالمیت اور آزادی کے تحفظ اور لبنان میں مقیم امریکیوں کی جانوں کی حفاظت کے لئے بھیجی گئی ہے۔ ادھر مشرق وسطیٰ کے علاقے میں مقیم برطانوی فوج کو "تیار رہیے" کا حکم مل گیا ہے۔ مزید چھ ہزار برطانوی فوج کو انگلستان سے فوراً کوچ کرنے کے لئے تیاری کے احکام بھی دے دیئے گئے ہیں۔

کل برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر سلون لائیڈ نے ایک سرکاری بیان جاری کیا ہے جس میں حکومت برطانیہ کی طرف سے امریکی فوجوں کو لبنان بھیجنے کے اقدام کی مکمل تائید و حمایت کا اعلان کیا گیا۔ مسٹر سلون لائیڈ نے کہا کہ برطانوی فوجیں خود فی الحال نہیں اتریں گی۔ البتہ وہ اس علاقے میں موجود ہیں اور انہیں چوکس اور تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

مسٹر سلون لائیڈ نے کہا۔ لبنان کی سالمیت کے تحفظ کے لئے امریکہ کا اقدام ضروری تھا۔ حکومت برطانیہ کو امریکہ کے اس فیصلے کی اطلاع اس کی تعمیل شروع ہونے سے پہلے کر دی گئی تھی اور برطانیہ نے اس کی پوری طرح تائید و حمایت کر دی تھی۔

ایجنسی فرانس نے اطلاع دی ہے کہ مسٹر سلون لائیڈ کا یہ بیان جب برطانوی دارالعوام میں پڑھ کر سنایا گیا۔ تو بعض حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ارکان نے بیان سننے کے بعد "شیم شیم" کے آوازے کسے۔

آئزن ہاور کا اعلان

اس سے قبل صدر آئزن ہاور نے اعلان کیا تھا کہ پانچ ہزار سے زائد امریکی فوج اس غرض سے لبنان میں اتر رہی ہے کہ وہاں مقیم امریکیوں کی جانوں اور لبنان کی خود مختاری اور سالمیت کی حفاظت کی جائے۔

صدر نے اپنے اعلان میں واضح کیا ہے کہ لبنان کو ان امریکی فوجوں کا ترسیل کوئی جنگی اقدام نہیں ہے۔ صدر نے کہا کہ لبنان کے صدر مسٹر کمیل شمعون کی طرف سے امریکی فوجیں بھیجنے کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے یہ فوج لبنان بھیجی گئی ہے۔ صدر آئزن ہاور نے مزید کہا کہ امریکی فوجوں کی ترسیل اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق ہے۔

صدر آئزن ہاور نے اپنے بیان میں کہا "مجھے آج صبح ہی لبنان کے صدر کمیل شمعون کی جانب سے یہ فوری پیغام موصول ہوا۔ کہ لبنان کی سالمیت اور آزادی کو بچانے کے لئے امریکی فوجیں لبنان میں متعین کی جائیں۔ صدر شمعون کی اس اپیل کو لبنان کی ساری کابینہ کی منظوری حاصل تھی۔ صدر شمعون نے واضح کیا کہ بغداد کے کل کے واقعات کے پیش نظر لبنان کی آزادی کے تحفظ کے لئے اقدامات ناگزیر ہو گئے ہیں۔ حکومت لبنان کی اس اپیل کے جواب میں امریکی فوجیں لبنان بھیج دی گئی ہیں۔ ہم اس کے علاوہ اقتصادی امداد بھی مہیا کریں گے۔

مسافروں سے بھری ہوئی بس کھڈ میں گر گئی

۱۳ مسافر ہلاک اور ۹ زخمی ہوئے

مظفر آباد ۱۶ جولائی۔ کل آزاد کشمیر میں مظفر آباد سے ۳۰ میل دور مسافروں کی ایک بس کھڈ میں گر گئی جس سے ۱۳ مسافر ہلاک اور ۹ زخمی ہو گئے۔ آزاد کشمیر کے صدر سردار ابراہیم نے ہلاک ہونے والوں کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ پسماندگان کو امداد دینے کے سوال پر میں ہمدردی سے غور کروں گا۔

بالائی علاقوں میں زبردست بارشیں

لاہور ۱۶ جولائی۔ صوبائی دارالحکومت میں موصول شدہ اطلاعات کے مطابق گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں شملہ۔ ڈلہوزی۔ دھرم سالہ اور دوسرے بالائی علاقوں میں زبردست بارش ہونے کے باعث جہلم۔ چناب۔ راوی۔ ستلج اور بیاس میں زبردست سیلاب کا خدشہ لاحق ہو گیا ہے تاہم ابھی صورت حال تشویشناک نہیں۔ سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں متذکرہ علاقوں میں ۳ انچ سے دس انچ تک بارش ہوئی۔

شاہی فوجیں باغیوں کو کچلتے ہوئے بغداد کی جانب بڑھ رہی ہیں

باغیوں کا قبضہ پورے بغداد شہر پر بھی نہیں ہو سکا

لندن ۱۶ جولائی۔ تازہ اطلاعات کے مطابق عراق کے دارالحکومت بغداد میں باغیوں اور وفادار فوجوں میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ وفادار فوجیں عراق کے متعدد علاقوں سے دارالحکومت کو بڑھتی آ رہی ہیں اور باغی فوجوں کا قلع قمع کرتی چلی جا رہی ہیں۔ با اختیار ذرائع کی اطلاع کے مطابق عراق کی بغاوت شہر کے چھوٹے حصے تک محدود ہے اور باغیوں کو دارالحکومت سے باہر کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔

بغداد ریڈیو کے جو نشریات بیروت میں سنے جا رہے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بغداد شہر میں عراقی عوام پر قابو پانا باغیوں کے بس میں نہیں رہا اور وہ کنٹرول سے باہر ہوتے جا رہے ہیں۔ مبصروں نے یہ بات خاص طور پر نوٹ کی ہے کہ بغداد ریڈیو کی نشریات میں بغداد کے عوام سے مسلسل اپیلیں کی جا رہی ہیں کہ وہ اپنے فرائض کو سنبھال لیں ——— بغداد ریڈیو نے بتایا کہ نئے (باغی) وزیر اعظم جنرل عبدالکریم قاسم نے تازہ احکام کی رو سے پانچ یا زائد اشخاص کے اجتماع کی ممانعت کر دی ہے۔ ریڈیو مقرر بار بار لوگوں کو حکم دے رہا تھا کہ "چلتے رہیئے" "چلتے جاؤ"۔

وفادار فوجوں کی کامیابی

گزشتہ شب اردن ریڈیو کے نشریات میں بتایا گیا کہ شاہ عراق کی وفادار فوجیں بغداد کی طرف مارچ کر رہی ہیں اور عراقی عوام بھی بہت بڑی تعداد میں ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ ان نشریات میں واضح کیا گیا کہ وفادار عراقی فوجیں ملک بھر کے ہر ایک علاقے سے دارالحکومت کی جانب بڑھتی چلی جاتی ہیں اور باغی عناصر کی برابر سرکوبی کر رہی ہیں اور انہیں شکست دیتی جا رہی ہیں۔ العرب ریڈیو نے مزید کہا کہ عرب فیڈریشن (عراق و اردن) کے سربراہ شاہ حسین عراق میں امن و قانون بحال کرنے کے لئے موثر قدم اٹھا رہے ہیں۔

محاصرہ کی حالت

آج دمشق ریڈیو نے بغداد ریڈیو کے حوالے سے یہ خبر نشر کی ہے کہ عراق کی انقلابی حکومت نے سارے ملک میں "محاصرے کی حالت" کا اعلان کر دیا ہے۔ اس نشریہ کے مطابق فوج کے چیف آف سٹاف جنرل احمد صالح العزم کو باغیوں نے عراق کا فوجی گورنر مقرر کیا ہے۔ بغداد ریڈیو نے ایک اور نشریہ میں بتایا کہ فوجی گورنر نے ایک فرمان کے ذریعے ملک بھر میں ہر قسم کے مظاہرے اجتماع یا ہتھیار لیکر چلنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس نشریہ میں بتایا گیا کہ عراق بھر کے لئے کورٹ مارشل قائم کر دی گئی ہے اور ہر طرح کے نظم و نسق کو فوجی حکام کے تحت کر دیا گیا ہے۔ ان احکام کی خلاف ورزی پر سخت سزاؤں کا اعلان کیا ہے۔

عدن میں برطانوی فوج

لندن ۱۶ جولائی۔ برطانوی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ کینیا سے سات سو فوجی عدن پہنچائے جا رہے ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ یہ کارروائی محض احتیاطی اقدام کے طور پر کی جا رہی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴